مدینہ شریف اور ہندوپاک کی
طباعتِ قرآنی کا ایک موازنہ

مولف: محمد جہانگیر
مدرس دورۃ تجوید القرآن (جامع ریان)

زیر نگرانی
مولانا وسیم اختر بلال قاسمی

تقریظ

رسم عثمانی یعنی قرآن کا رسم الخط ایک ہے مگر اس کا طباعتی انداز علاقہ اور زمانہ کے اعتبار سے حرکات سکنات سے ہمیشہ بدلتا رہا ہے انکے حرکات و سکنات سے تجویدی علامات تک کے مراحل آئے ہیں ۔ جو کہ ایک خوش آئند تبدیلی ہے ۔

محترمی محمد جہانگیر صاحب ، جو کہ میرے بہترین دوست اور ایک ایسے شاگرد ہیں جن پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے ۔ موصوف ایک روایتی قاری نہ ہونے کے باوجود فن تجوید پر اچھی نظر رکھتے ہیں ۔ علمی ذوق بھی اچھا ہے ۔ تقریبا دس سال سے تدریسی خدمات میں پیش پیش ہیں ۔ موصوف نے مدنی مصحف کے تجویدی اشاروں کی اچھی وضاحت کی ہے، ساتھ ہی برصغیر کے مصاحف سے مدنی مصحف کی طباعت کا بڑا اچھا موازنہ کیا ہے ۔

میری خداوندے کریم سے دعا ہے کہ یہ رسالہ ہرقاری کے لئے مفید ہو اور صدقہ جاریہ بنے ۔

جزاک اللہ خیر

وسیم اختر بلال قاسمی

الاستاذ/ تحفیظ القرآن الدمام

۱/ذو الحجہ ۱۴۲۸ھ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برصغیر ہندوپاک کے حاجی جب مکہ مدینہ میں مدینہ شریف کے مطبوعہ قرآن مجید تلاوت کرتے ہیں تو ان کو تلاوت میں دشواری ہوتی ہے ۔کیونکہ اس کی طباعت اور برصغیر ہندوپاک کے نسخوں کی طباعت میں کچھ فرق پایا جاتا ہے ۔ تلاوت صیحہ کے لئے قرآن مجید کا رسم الخط، رسم عثمانی ہے جس پر ایمان لانا فرض ہے ۔ رسم عثمانی میں اعراب اور نقطے نہیں تھے جن کو پڑھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے بعد میں لگائے گئے ہیں ۔ مدینہ شریف کے مطبوعہ نسخوں میں تجوید کے اصول کو مد نظر رکھ کر اعراب لگائے گئے ہیں ۔ جبکہ ہند وپاک کے مطبوعہ نسخوں میں غیر عربی داں حضرات کی آسانی کو مقدم رکھ کر اعراب لگائے گئے ہیں ۔ اعراب جس طرح بھی لگائے گئے ہوں لیکن تلاوت ایک ہی طرح سے ہوگی ۔

مدینہ شریف کے مطبوعہ نسخوں کی تلاوت کے لئے اس کی اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے ۔ ہم اس مضمون کے ذریعہ ان اصطلاحات کی وضاحت کریں گے اور دونوں طباعتوں کے فرق کو بتانے کی کوشش کریں گے تاکہ برصغیر ہند وپاک کے حاجی اور سعودی عرب بلکہ خلیج میں برصغیر ہندوپاک کے رہنے والے مدینہ شریف کے مطبوعہ قرآن مجید کو آسانی سے تلاوت کر سکیں ۔ اس مضمون میں تجوید کی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں جن کی تشریح کے لئے تجوید کی کتابیں ملاحظہ کرنی چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں محترم استاذ وسیم اختر قاسمی صاحب کی کتاب تجوید القرآن سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے

اس مضمون میں دونوں طباعتوں سے ہر قاعدہ کی چند مثالیں دی گئی ہیں ۔ اور مشق کے لئے آخر میں سورہ فاتحہ اور سورہ البقرۃ کی ۲۵ آیات دی گئی ہیں ۔

مدینہ شریف اور برصغیر ہند وپاک کے چھپے ہوئے نسخوں کا بنیادی فرق یہ ہے کہ مدینہ شریف کے مطبوعہ قرآن مجید میں ہر حرف کو پڑھنا ہوتا ہے چاہے اس پر کوئی اعراب (زیر زبر پیش) ہو یا نہ ہو۔ جن حروف پر کوئی اعراب نہ ہو اس حرف پر کوئی نہ کوئی تجوید کے قاعدے کا اطلاق ہوگا۔ جو حروف نہیں پڑھے جاتے ہیں ان پر صفر کی علامت بنی ہوتی ہے۔ جبکہ برصغیر ہند وپاک کے مطبوعہ نسخوں میں صرف ان حروف کو پڑھنا ہوتا ہے جن پر حرکت لکھی ہوئی ہو بجز الف مدیہ کے۔

ا۔ صفر کی علامت (۠): جن حروف پر صفر کی علامت بنی ہو اس کو وصل (ملاکر) یا وقف (رکنا) دونوں حالتوں میں نہیں پڑھیں گے۔ (یہ زائد حروف رسم عثمانی کا حصہ ہیں رسم عثمانی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ۔ یہ سماعی ہے)۔ چند مثالوں کے ذریعہ ہم اس قاعدہ کی وضاحت کریں گے۔

مصحف مدینہ	مصحف ہند وپاک	ملاحظات
يَتْلُوا۟ صُحُفًا	يَتْلُوْا صُحُفاً	واؤ کے بعد جمع کا الف ہے یہ نہیں پڑھا جائے گا اس لئے الف پر مصحف مدینہ میں صفر کی علامت لکھی گئی ہے۔
أُو۟لَـٰٓئِكَ	اُولٰٓـئِكَ	الف کے بعد واؤ زائد ہے یہ نہیں پڑھا جائے گا اس لئے الف پر مصحف مدینہ میں صفر کی علامت لکھی گئی ہے۔
مِن نَّبَإِى۟ ٱلْمُرْسَلِينَ	مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ	الف کے بعد یاء زائد ہے یہ نہیں پڑھی جائے گی اس لئے یاء پر مصحف مدینہ میں صفر کی علامت لکھی گئی ہے۔
بَنَيْنَـٰهَا بِأَيْي۟دٍ	بَنَيْنٰهَا بِاَيْيدٍ	یاء کے بعد یاء زائد ہے یہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اس لئے یاء پر مصحف مدینہ میں صفر کی علامت لکھی گئی ہے۔

۲۔لمبوترے صفر کی علامت: (٥) یہ نشانی اس الف کے اوپر ہوتی ہے جو حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا (جبکہ اس کے بعد کوئی متحرک حرف ہو) لیکن یہ الف حالت وقف میں پڑھا جائے گا۔

أَنَا۠ خَيۡرٌ مِّنۡهُ	اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ	انا کا الف حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔ اس لئے اس پر صفر کی علامت لکھی گئی ہے
لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّي	لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي	لاکنا کا الف حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔ اس لئے اس پر صفر کی علامت لکھی گئی ہے
أَنَا ٱلنَّذِيرُ ٱلۡمُبِينُ	اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ	حالت وصل میں انا کا الف پڑھ ہی نہیں سکتے اس لئے الف پر صفر نہیں بنا ہے (بلکہ یہاں ملانا ضروری ہے)

۳۔چھوٹے صفر کی علامت : (اْ) یہ علامت تین کلمات پر آتی ہے ان کو حسب ذیل طریقہ سے پڑھیں گے۔

قَوَارِيرَا۠ مِن فِضَّةٍ	قَوَارِيْرَا۠	قواریرا کا الف، وقف اور وصل دونوں حالتوں میں نہیں پڑھا جائے گا
إِنَّآ أَعۡتَدۡنَا لِلۡكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟	سَلٰسِلَا۟	سلاسلا کا الف حالت وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔ حالت وقف میں الف کو پڑھنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہیں۔
أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟	ثَمُوْدَا۟	ثمودا کا الف، وقف اور وصل دونوں حالتوں میں نہیں پڑھا جائے گا

۴۔ح کے آدھے سر کی علامت: (ۡ) یہ علامت ہر ایسے سکون کو بتاتی ہے جہاں اظہار ہو۔

ہندوپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں جزم کی علامت حالت سکون کو بتاتی ہے چاہے اظہار ہویا نہ ہو۔

مِّنۡ خَيۡرٍ	مِنۡ خَيۡرٍ	نون کا اظہار ہے اس لئے مصحف مدینہ میں نون پر جزم کی علامت لکھی گئی ہے ۔
وَيَنۡئَوۡنَ عَنۡهُ ۖ	وَيَنۡئَوۡنَ عَنۡهُ	نون کا اظہار ہے اس لئے مصحف مدینہ میں نون پر جزم کی علامت لکھی گئی ہے
قَدۡ سَمِعَ	قَدۡ سَمِعَ	دال کا اظہار ہے یعنی وضاحت اور قلقلہ کے ساتھ پڑھنا۔ اس لئے مصحف مدینہ میں دال پر جزم کی علامت لکھی گئی ہے
أَوَعَظۡتَ	أَوَعَظۡتَ	ظاء کا اظہار ہے اس لئے مصحف مدینہ میں ظاء پر جزم کی علامت لکھی گئی ہے
وَخُضۡتُمۡ	وَخُضۡتُمۡ	ضاد کا اظہار ہے اس لئے مصحف مدینہ میں ضاد پر جزم کی علامت لکھی گئی ہے

۵۔عاری سکون : (یعنی حرف پر کوئی بھی حرکت نہ بنی ہو) ۔ جن حروف پر کوئی اعراب نہ ہو اس حرف پر کوئی نہ کسی نہ کسی تجویدی کے قاعدے کا اطلاق ہوگا۔ عاری سکون یعنی کوئی علامت نہ لکھی ہو دو طرز کا ہوتا ہے۔

ا۔ عاری سکون کے بعد تشدید : عاری سکون والے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کامل ہوگا، یعنی ادغام میں پہلا حرف دوسرے حرف میں اس طریقہ پر مل جائے کہ دونوں ایک ہو جائیں ۔ جبکہ ہند وپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں ادغام میں بھی سکون کی علامت (جزم) حرف ساکن پر لکھی جاتی ہے۔

أُجِيبَت دَّعۡوَتُكُمَا	أُجِيبَت دَّعۡوَتُكُمَا	یہاں تاء کا دال میں ادغام کامل ہورہا ہے اس لئے تاء پر جزم کی علامت نہیں ہے
يَلۡهَث ذَّٰلِكَ	يَلۡهَث ذَّٰلِكَ	یہاں ثاء کا ذال میں ادغام کامل ہورہا ہے اس لئے ثاء پر جزم کی علامت نہیں ہے

وَقَالَت طَّآئِفَةٌ	وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ	یہاں تاء کا طاء میں ادغام کامل ہورہا ہے اس لئے تاء پر جزم کی علامت نہیں ہے
وَمَن يُكرِههُّنَّ	وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ	یہاں ھاء کا ھاء میں ادغام کامل ہورہا ہے اس لئے ھاء پر جزم کی علامت نہیں ہے
أَلَمْ نَخْلُقكُّمْ	اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	یہاں قاف کا کاف میں ادغام کامل ہورہا ہے اس لئے قاف پر جزم کی علامت نہیں ہے

ب۔ عاری سکون کے بعد تشدید کے علاوہ دوسری حرکت :اس میں کبھی پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام ناقص ؑ یا متجانس ؑہوگا یا اخفاء حقیقی ؑیا شفوی ؑہوگا۔ جبکہ ہندوپاك کی قرآن مجید میں ادغام کامل اور ناقص دونوں میں تشدید لکھی ہوتی ہے

فَرَّطتُمْ	فَرَّطْتُّمْ	یہاں طاء کا تاء میں ادغام متجانس ناقص ہورہا ہے اس ادغام میں طاء کی کچھ صفت باقی رہتی ہے اس لئے طاء پر جزم کی علامت نہیں ہے اور تاء پر تشدید بھی نہیں ہے
بَسَطتَ	بَسَطْتَّ	
إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ	اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ	یہاں میم کا باء میں اخفاء ہورہا ہے اس عمل میں میم کی کچھ صفت باقی رہے گی اس لئے میم پر جزم کی علامت نہیں ہے اور باء پر تشدید بھی نہیں ہے

٦۔ چھوٹی سی میم کی علامت : (م) یہ تنوین یا نون ساکن کے بعد باء پر لکھی جاتی ہے یہ تنوین کی صورت میں ایک حرکت کے بدلے ہوتی ہے جو باء سے پہلے چھوٹی سی میم کو غنہ کے ساتھ پڑھنے کی نشانی ہے نون ساکن

کی صورت میں جزم کے بجائے میم لکھی جاتی ہے۔ اسے اقلاب کہتے ہیں۔ ہندوپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں بھی اقلاب کے لئے چھوٹی میم کی علامت اور جزم دونوں لکھے جاتے ہیں۔

جَزَآءَۢ بِمَا كَانُواْ	جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا	تنوین کے بعد باء آنے پر تنوین کی ایک حرکت کو چھوٹی میم سے بدلتے ہیں یہاں اس میم کا پڑھنا ضروری ہے
مُّنۢبَثًّا	مُّنْۢبَثًّا	نون ساکن کے بعد باء آنے پر نون ساکن پر جزم کی علامت کے بجائے میم لکھی جاتی ہے

۷۔ تنوین: دو حرکتوں کے جوڑ کی نشانی: (دوزبر، دوزیر، دوپیش کو تنوین کہا جاتا ہے) ہندوپاک کی قرآن مجید میں

تنوین ایک ہی طرح کی (مساوی) لکھی جاتی ہے جبکہ مصحف مدینہ میں اظہار کے لئے اور ادغام واخفاء کے لئے تنوین کچھ مختلف انداز سے لکھی جاتی ہے۔

مساوی حرکت کی تنوین (ٌ ٍ ً) یہ اظہار کی علامت ہے اظہار میں غنہ نہیں ہوگا۔

سَمِيعٌ عَلِيمٌ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	چونکہ یہاں اظہار ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں مساوی حرکت والی تنوین لکھی گئی ہے
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ	وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ	چونکہ یہاں اظہار ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں مساوی حرکت والی تنوین لکھی گئی ہے

۱۔ غیر مساوی حرکت کی تنوین (ࣰ ࣱ ࣲ) کے بعد تشدید ہو تو ادغام کامل ہوگا۔

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ	چونکہ یہاں ادغام ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں غیر مساوی حرکت والی تنوین لکھی گئی ہے یہ
غَفُورًا رَّحِيمًا	غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	

يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ	يَّوْمَئِذٍنَّاعِمَةٌ	ادغام کامل ہے اس لئے یہاں تنوین کے بعد والے حرف پر تشدید لکھی گئی ہے

ب۔ غیر مساوی حرکت والی تنوین (ـُـ ـَـ ـِـ) کے بعد تشدید نہ ہو تو اخفاء یا ادغام ناقص ہوگا اور غنہ ہوگا۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ	وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ	یہاں ادغام ناقص ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں ھاء پر غیر مساوی تنوین لکھی گئی ہے اور یاء پر تشدید نہیں ہے
شِهَابٌ ثَاقِبٌ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ	یہاں اخفاء ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں باء پر غیر مساوی تنوین لکھی گئی ہے اور ثاء پر تشدید نہیں ہے۔
سِرَاعًا ذَٰلِكَ	سِرَاعاً ذَالِكَ	یہاں اخفاء ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں عین پر غیر مساوی تنوین لکھی گئی ہے اور ذال پر تشدید نہیں ہے۔
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ	بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ	یہاں اخفاء ہورہا ہے اس لئے مصحف مدینہ میں تا مربوطہ پر غیر مساوی تنوین لکھی گئی ہے اور کاف پر تشدید نہیں ہے

۸۔ چھوٹے چھوٹے حرف کی علامت: یہ کسی دو بڑے حرف کے بیچ میں مصحف میں لکھی جاتی ہے جس کا پڑھنا ضروری ہے ۔ یہ رسم عثمانی کا جز نہیں ہیں اس لئے ان کو علحدہ لکھا جاتا ہے تاکہ کوئی اس کو رسم عثمانی کا حصہ نہ سمجھے۔

إِۦلَٰفِهِمْ رِحْلَةَ ٱلشِّتَآءِ	اِيلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ	یاء مدیہ کے لئے مصحف مدینہ میں فارسی والی یا لکھی جاتی ہے
وَكَذَٰلِكَ نُـۨجِي	وَكَذَالِكَ نُـۨجِي	یہ نون رسم عثمانی میں نہیں تھی اس لئے الگ لکھی گئی ہے

إِنَّ وَلِـِّۧىَ ٱللَّهُ	اِنَّ وَلِیِّۧ اللّٰہُ	یہ یاء رسم عثمانی میں نہیں تھی اس لئے الگ لکھی گئی ہے
یَـلۡوُۥنَ أَلۡسِنَتَهُم	یَلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَہُمۡ	یہ واؤ رسم عثمانی میں نہیں تھا اس لئے الگ لکھا گیا ہے

۹۔ ہمزہ : مصحف مدینہ میں ہمزہ قطعی، ہمزہ وصلی اور الف مدیہ کے درمیان فرق پایا جاتا ہے جبکہ ہندو پاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں ہمزہ قطعی، ہمزہ وصلی اور الف مدیہ ایک جیسے لکھے جاتے ہیں۔

۱۰۔ ہمزہ قطعی: ایسا ہمزہ یا ایسے الف کو کہتے ہیں جس پر اعراب لگے ہوں ۔ مصحف مدینہ میں ہمزہ قطعی میں الف پر (حرکت کے اعتبار سے) ہمزہ بنا ہوتا ہے زبر اور پیش کی صورت میں ہمزہ الف کے اوپر ہوگا۔ زیر میں ہمزہ الف کے نیچے ہوگا ۔ جزم کی صورت میں بھی ہمزہ اوپر ہی لکھا ہوگا۔ جبکہ مصحف مطبوعہ برصغیر میں صرف الف لکھا ہوتا ہے

إِيَّاكَ	اِیَّاکَ
أَنۡعَمۡتَ	اَنۡعَمۡتَ
أُوْلَـٰٓئِكَ	اُولٰٓئِکَ
مَّأۡكُولِۭ	مَّاۡکُوۡلٍ

۱۱۔ الف مدیہ (ا):اگر الف مدیہ کلمہ کے آخر میں ہو تو اس الف پر کوئی علامت نہیں ہوتی۔ یہ دونوں طباعتوں میں مشترک ہے۔

مَا لَا	مَا ۔ لَا

الف مدیہ درمیان کلمہ ہو تو اس کو زبر کے بعد الف مقصورہ لکھا جاتا ہے۔ جبکہ ہندوپاک کے مصحف میں صرف کھڑا زبر لکھا جاتا ہے

ٱلرَّحۡمَٰنِ	الرَّحْمٰنِ	مصحف مدینہ میں میم پر زبر اور کھڑا زبر دونوں لکھا ہے جبکہ ہندپاک کے قرآن مجید میں صرف کھڑا زبر ہے

۱۲۔ همزہ وصلی : (ٱ) : اس همزہ کو کہتے ہیں جو حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔ اس پر صاد کے سر کی علامت ہوتی ہے اگر اس سے ابتدا کی جائے تو اس پر حرکت دینی پڑھتی ہے۔ ہندوپاك کے قرآن مجید میں اس کو صرف الف لکھا جاتا ہے۔

ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣﴾	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	الرحمن سے ابتداء کرنے پر همزہ وصل کو زبر سے حرکت دیں گے اور الرحیم کے همزہ وصلی کو وصل کی حالت میں نہیں پڑھیں گے
مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	الدین کے همزہ وصلی کو ملاتے وقت اس الف کو نہیں پڑھیں گے۔

همزہ وصلی سے ابتداء: عربی میں کسی ساکن حرف یا وسط کلمہ سے کبھی بھی آغاز نہیں کرتے۔ آغاز ہمیشہ حرف متحرك سے ہی ہوگا۔ جبکہ عربی میں ایسے بیشمار کلمات ہیں جن کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے۔ اس کے لئے ایک همزہ وصل لانا پڑتا ہے تاکہ ادائیگی ہوسکے۔ همزہ وصلی اسم اور فعل میں آتا ہے۔

همزہ وصل اگر اسم میں ہو اور وہ اسم "ال" سے شروع ہو تو اکثر همزہ وصل پر زبر دیں گے۔ (بجز ان سات جگہوں کے ٱبۡنَ ، ٱبۡنَتَ ، ٱثۡنَانِ ، ٱثۡنَتَا ، ٱمۡرِيٕ ، ٱمۡرَأَتَ ، ٱسۡمَ ان کو زیر دیں گے)

ٱللَّهِ - ٱلرَّحۡمَٰنِ - ٱلرَّحِيمِ ٱلۡحَمۡدُ	اللهِ۔ الرَّحْمٰنِ ۔ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ	اس طرح کے کلمات سے ابتداء ہو تو زبر سے حرکت دیں گے

ھمزہ وصلی فعل میں ہوتو فعل کے تیسرے حرف کی حرکت کی مناسبت سے ھمزہ وصلی کو حرکت دیں گے۔

ا۔ فعل کے تیسرے حرف کی حرکت زیر ہوتو ھمزہ وصلی کو زیر دیں گے۔

ٱهۡدِنَا ۔ ٱصۡبِرۡ	اِهۡدِنَا ۔ اِصۡبِرۡ	ان جیسے کلمات سے ابتداء ہوتو زیر سے حرکت دینگے

ب۔ فعل کے تیسرے حرف کی حرکت زبر ہوتو ھمزہ وصل کو زیر دیں گے۔

ٱعۡلَمُوٓاْ ۔ ٱذۡهَبُواْ ۔ ٱرۡتَضَى	اِعۡلَمُوٓا ۔ اِذۡهَبُوۡا۔ اِرۡتَضٰى	ان جیسے کلمات سے ابتداء ہوتو زیر سے حرکت دینگے

ج۔ فعل کے تیسرے حرف کی حرکت پیش ہوتو ھمزہ وصلی کو پیش دیں گے۔

ٱسۡكُنۡ ٱدۡعُواْ ٱضۡطُرَّ	اُسۡكُنۡ۔ اُدۡعُوا ۔اُضۡطُرَّ	ان جیسے کلمات سے ابتداء ہوتو پیش سے حرکت دینگے

د۔ فعل کے تیسرے حرف کی حرکت پیش عارضی ہو تو ھمزہ وصل کو زیر سے حرکت دیں گے۔ (یہ قرآن مجید میں پانچ کلمات میں ہیں جو ان مقامات پر آئے ہیں)۔

ٱمۡشُواْ	اِمۡشُوا	ص۔٦
ٱقۡضُوٓاْ	اِقۡضُوا	یونس۔ ٧١
ٱبۡنُواْ	اِبۡنُوا	کھف۔ ٢١ الصافات۔ ٩٧
ٱئۡتُواْ	اِیۡتُوا	طٰہٰ۔ ٦٤ الجاثیہ۔ ٢٥
ٱئۡتُونِى	اِیۡتُوۡنِی	یونس۔ ٧٩ یوسف ٥٠۔٥٤۔٥٩ احقاف۔ ٤
ٱمۡضُواْ	اِمۡضُوا	الحجر۔ ٦٥

ہ۔ ھمزہ وصل کے بعد ھمزہ ساکن ہو اور ھمزہ وصلی سے ابتداء کی جائے تو اس ھمزہ کو تیسرے حرف کی حرکت کے مطابق حرکت دیں گے اور ھمزہ ساکن کو اس حرکت کے اعتبار سے حرف مد سے بدلیں گے (ھمزہ وصلی زیر سے حرکت دیں گے تو ھمزہ ساکن کو یاء س بدلیں گے اگر ھمزہ وصلی کو پیش سے حرکت دیں گے تو ھمزہ ساکن کو واؤ سے بدلیں گے)۔

ٱؤْتُمِنَ - ٱئْتُونِي- ٱئْذَن لِّي	اُوْتُمِنَ ۔ اِيْتُوْنِيْ ۔ اِيْذَنْ لِّيْ

۱۳۔ التقاء ساکنین : دوساکن ایک ساتھ ہوں تو اس کے پڑھنے کا خاص طریقہ ہے۔ یہ بہت ہی اہم قاعدہ ہے ۔ تنوین (دوزبر ۔ دوزیر ۔ دوپیش) کے بعد ھمزہ وصل آئے یا کوئی حرف ساکن (جزم) ہو تو اس دوزبر والی تنوین کو ایک زبر سے ،(دوزیر والی تنوین کو ایک زیر سے ، دوپیش والی تنوین کو ایک پیش سے بدلیں گے)اور نون پر زیر لگا کر اگلے حرف میں ملائیں گے۔ اس کو برصغیر میں نون قطنی بھی کہا جاتا ہے۔

خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ	خَيْرَا نِ ٱلْوَصِيَّةُ	لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟	لَهْوَا نِ ٱنفَضُّوٓا۟
عَادًا ٱلْأُولَىٰ	عَادَا نِ ٱلْأُولَىٰ	قَوْمًا ۙ ٱللَّهُ	قَوْمَا نِ ٱللَّهُ
طُوًى ﴿١٦﴾ ٱذْهَبْ	طُوَى نِ ٱذْهَبْ	سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ	سَوَآءَ نِ ٱلْعَٰكِفُ
فَخُورًا ﴿٣٦﴾ ٱلَّذِينَ	فَخُورَا نِ ٱلَّذِينَ	جَزَآءً ٱلْحُسْنَىٰ	جَزَآءَ نِ ٱلْحُسْنَىٰ
لُّمَزَةٍ ﴿١﴾ ٱلَّذِى	لُّمَزَةِ نِ ٱلَّذِى	مُّبِينٍ ﴿٨﴾ ٱقْتُلُوا۟	مُّبِينِ نِ ٱقْتُلُوا۟
قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾		قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدُ نِ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ	
عُزَيْرٌ ٱبْنُ ٱللَّهِ	عُزَيْرُ نِ ٱبْنُ ٱللَّهِ	قَرْيَةٍ ٱسْتَطْعَمَآ	قَرْيَةِ نِ ٱسْتَطْعَمَآ

۱۴۔ مد اصلی : مصحف مدینہ میں مد اصلی (ا۔ و۔ ی) پر کوئی حرکت نہیں لکھی جاتی ۔ جبکہ ہندوپاک کے مطبوعہ مصحف میں واوء مدیہ اور یاء مدیہ میں جزم لکھا جاتا ہے۔

نُوحِيهَا	نُوْحِيْهَا

۱۵۔ مد صلہ : مد صلہ میں مصحف مدینہ میں ھاء ضمیر پیش کے بعد ایک چھوٹا واؤ ، ھاء ضمیر زیر کے بعد ایک چھوٹی یاء لکھی جاتی ہے جبکہ ہندپاک کے مطبوعہ مصحف میں الٹا پیش اور کھڑا زیر لکھا جاتا ہے۔ (مد صلہ کبری میں اس واؤ (یاء) پر مد کی علامت لگائی جاتی ہے)۔

إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا	اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا
تَأۡوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُۗ	تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ
لَا يَسۡتَحۡيِۦٓ أَن يَضۡرِبَ	لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ

۱۶۔ مدبدل : مدبدل کے لئے مصحف مدینہ میں ھمزہ کے بعد ایک الف لکھا جاتا ہے۔ جبکہ ہندپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں الف کے اوپر ہی ایک کھڑا زبر بنا دیا جاتا ہے۔اس کو الف مقصورہ بھی کہتے ہیں۔

ءَادَم -ءَاتِنَا- إِيمَـٰنًا -ءَاتُونِي - أُوذُوا-	اٰدَمَ ۔ اٰتِنَا ۔ اِيْمَانًا ۔ اٰتُوْنِيْ ۔ اُوْذُوْا ۔

۱۷۔ مد تمکین : مد تمکین کے لئے مصحف مدینہ میں فارسی والی یا (ے) لکھی جاتی ہے جبکہ ہند پاک کے مطبوعہ مصحف میں یاء کے نیچے کھڑا زیر بنایا جاتا ہے۔

ٱلۡأُمِّيِّـۧنَ - رَبَّـٰنِيِّـۧنَ - ٱلنَّبِيِّـۧنَ	الْاُمِّيّٖنَ رَبّٰنِيّٖنَ النَّبِيّٖنَ

۱۸۔ **متروکہ حرف کی علامت:** کچھ حرف صرف لکھے جائیں گے پڑھے نہیں جائیں گے دراصل یہ حروف رسم عثمانی میں اسی طرح لکھے ہیں کبھی اس پر ایک چھوٹا سا حرف لکھ دیا جاتا ہے تاکہ ادائیگی میں اختیار رہے۔ (واؤ پر کھڑا الف لکھا ہوا ہو اس کو الف پڑھا جائے گا۔ اگر واؤ پر زبر ہو تو پھر واؤ کو پڑھا جائیگا)۔

ٱلصَّلَوٰةِ ٱلرِّبَوٰاْ ٱلتَّوۡرَىٰةَ	اَلصَّلٰوۃَ ۔ الرِّبٰوا ۔ التَّوۡرٰ ىۃَ

۱۹۔ **صاد پر سین کی علامت:** قران میں چار جگہ س یا ص پڑھنے کا اختیار رہے۔ روایت حفص کے مطابق دو جگہ س پڑھنا واجب ہے اور ایک جگہ ص پڑھنا واجب اور ایک جگہ س یا ص دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ اس قاعدہ کو بتانے کے ص کے اوپر یا نیچے ایک چھوٹا س بنا دیا جاتا ہے۔ اس کا عام قاعدہ یہ ہے کہ جو حرف اوپر لکھا ہوا سے پڑھنا چاہیئے۔

وَٱللَّهُ يَقۡبِضُ وَيَبۡصُۜطُ	وَٱللَّهُ يَقۡبِضُ وَيَبۡصُۜطُ	یہاں سین پڑھا جائے گا
فِي ٱلۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةٗ	فِي ٱلۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةٗ	یہاں سین پڑھا جائے گا
ٱلۡمُصَۜيۡطِرُونَ	ٱلۡمُصَۜيۡطِرُونَ	یہاں صاد اور سین دونوں جائز ہیں۔ صاد پڑھنا بہتر ہے
بِمُصَيۡطِرٍ	بِمُصَيۡطِرٍ	یہاں صاد پڑھا جائے گا

۲۰۔۔ **مدکی علامت (~):** یہ نشانی مداصلی سے زائد کھینچنے کی ہے مصحف مدینہ میں حرف مد پر صرف مد کی علامت لکھی جاتی ہے جبکہ ہندپاک کے نسخوں میں مدکی علامت کے ساتھ جزم بھی لکھا جاتا ہے۔

الٓمٓ	الٓمّٓ		سِيٓـَٔ بِهِمۡ	سِيٓءَ بِهِمۡ
قُرُوٓءٖ	قُرُوٓءٍ		شُفَعَـٰٓؤُنَا	شُفَعَآؤُنَا

۲۱۔ مصحف مدینہ میں اللہ کے لام کو بغیر کھڑے زبر کے لکھا جاتا ہے اس کو مد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ اور حرف معتل کی ی پر الف نہیں لکھا جاتا لیکن ان کو پڑھنا چاہیئے

ٱللَّهِ ٱرۡتَضَىٰ	اللہ ۔ اِرۡتَضٰی

مصحف مدینہ کی کچھ خصوصی علامتیں

۱۔ **علامت کوکبیہ** : ۞ (*) : یہ نشانی حزب، حزب کے آدھے اور چوتھائی کو ظاہر کرتی ہے۔ جس طرح ہندوپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں رکوع ہوتا ہے اسی طرح مصحف مدینہ کو ساٹھ حزب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۲۔ **علامت سجدہ** : ۩ خط کشیدہ لفظ جس آیت میں ہو وہاں سے آیت سجدہ ہوتا ہے اور وہ لفظ، لفظ سجدہ کہلاتا ہے لیکن مضمون کی تکمیل اس کے بعد والی آیت میں ہورہی ہے اس لئے سجدہ کی علامت بعد والی آیت کے آخر میں ہے اس علامت پر سجدہ کرنا ہوگا۔

وَلِلَّهِ يَسۡجُدُ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ مِن دَآبَّةٖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ۩ ﴿٥٠﴾

مصحف مدینہ میں ۱۵ سجدے ہیں۔ جبکہ ہندوپاک کے نسخوں میں بھی ۱۵ سجدے آتے ہیں لیکن سورہ حج کے دوسرے سجدہ پر ""سجدہ عند الشافعی"" لکھا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ شافعی مسلک میں ہے۔

۳۔ **معین کی علامت** : (۪) یہ علامت امالہ کی ہے جو قرآن مجید میں صرف ایک جگہ آیا ہے۔

مَجۡرٜىٰهَا	مَجۡرِىٰهَا	اس کو مجرے ھا پڑھا جائے گا یعنی راء کو یاء مجہول کی طرف تھوڑا کھینچ کر پڑھا جائے گا۔

۴۔معین صغیر کی علامت : (۠) یہ علامت تشدید والے نون سے پہلے میم کے اوپر قرآن مجید میں صرف ایک جگہ (سورت یوسف میں) آئی ہے

تَأۡمَ۫نَّا	تَأۡمَنَّا	اسکو دونوں ہونٹوں کو گول دائرہ بنا کر ادا کیا جاتا ھے جس کو اشمام کہتے ہیں ۔ روایت حفص میں یہاں اشمام کرنا واجب ہے ۔

۵۔درمیانی گول نقطہ کی علامت : (۬) یہ دوسرے ہمزہ پر آتا ہے اور قرآن مجید میں ایک ہی لفظ ہے جس پر تسہیل ہوتا ہے ۔

ءَا۬عۡجَمِي	ءَاَعۡجَمِيٌّ	یہ ہمزہ محققہ اور الف (اقصی حلق اور جوف) کے درمیان سے ادا ہوگا۔

۶۔سین کی نشانی : مصحف مدینہ میں کچھ لفظوں کے آخری حرف پر "س" لکھا جاتا ہے یہ سکتہ کی علامت ہے روایت حفص میں چار اجباری اور دو اختیاری سکتے ہیں ۔ مصحف ہندپاک میں پورا لفظ "سکتہ" لکھتے ہیں ۔

ا۔اجباری سکتے

١۔ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبۡدِهِ ٱلۡكِتَٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَل لَّهُۥ عِوَجَاۜ ﴿١﴾ قَيِّمٗا لِّيُنذِرَ --- (الکھف ١۔٢)	وَلَمۡ يَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجاً سکتہ قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ
٢۔قَالُواْ يَٰوَيۡلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرۡقَدِنَاۜۗ هَٰذَا مَا وَعَدَ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلۡمُرۡسَلُونَ ﴿٥٢﴾ (یس)	مِنۡ مَّرۡقَدِنَا سکتہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ
٣۔ وَقِيلَ مَنۡۜ رَاقٖ ﴿٢٧﴾ (القیامہ ٢٧)	وَقِيۡلَ مَنۡ سکتہ رَاقٍ

۴۔ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ (المطففین ۱۴)	كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ

ب۔ اختیاری سکتے

۱۔ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿٧٥﴾ ۜ بَرَآءَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلَّذِينَ عَـٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾ سورۃ انفال کو سورۃ توبہ سے ملاتے وقت

۲۔ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۜ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّى سُلْطَـٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ (الحاقة ۲۸)

یہاں مالیہ کو دو طریقوں سے پڑھنا جائز ہے پہلا : مالیہ میں ھا پر اظہار اور سکتہ دوسرا: مالیہ کے ھا کا (ھلك کے) ھا میں ادغام کرتے ہوئے۔

۷۔ مصحف مدینہ اور ہندپاک کے مطبوعہ قرآن مجید میں چند سورتوں کے نام مختلف ہیں دراصل ایک سورت کے کئی نام احادیث سے مروی ہیں۔

مصحف مدینہ میں سورۃ کا نام	ہندوپاک کے مصاحف میں سورۃ کا نام
الاسراء	بنی اسرآئیل
غافر	المؤمن
فصلت	حمٓ سجدہ
الانسان	دھر
المسد	اللھب

رموزوقف: مصحف مدینہ میں صرف چھ علامات وقف آتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ا	مـ	مـ	یہ وقف لازم کی علامت ہے یہاں ٹہرنا واجب ہے
۲	قلے	قف ج	یہ علامت ہندپاک کے مصحف میں نہیں ہے اس کا متبادل "قف" ہے۔ جو قدیوقف کا مخفف ہے
۳	ج	ج	وقف کافی وقف جائز یہاں وقف اور وصل دونوں کا اختیار ہے
۴	صلے	صلے ط	یہ وصل اولی کا مخفف ہے ہندپاک کے مصحف میں اس کی جگہ ط لکھا جاتا (جو وقف مطلق کا مخفف ہے) اور صلے بھی آتا ہے
۵	؞ ؞	؞ ؞ مع	معانقہ
۶	لا	لا	ممنوع وقف

مصحف مدینہ میں آیت پر وقف کی کوئی علامت نہیں ہے جبکہ ہندوپاک کے نسخو میں آیت پر بھی وقف کی علامت لکھی جاتی ہے

معانقہ: مدینہ شریف کے مطبوعہ نسخوں میں معانقہ ان سات مقامات پر آیا ہے ا۔ سورۃ بقرہ ۔۲ ؛ ۲۔ سورہ بقرہ۔ ۱۹۵؛ ۳ ۔ سورہ المائدۃ ۲۶ ؛ ۴۔ سورہ المائدہ ۴۱ ؛ ۵ ۔ الاعراف ۱۷۲؛ ۶ ۔ ابراھیم ۹ ؛ ۷۔ سورہ محمد ۴

جبکہ ہندوپاک کے نسخوں میں معانقے دوطرح کے ہیں۔ جومعانقے متقدمین کے ہاں ہیں ان پر مع لکھا جاتا ہے ان کی تعداد سولہ ہے دوسرے وہ معانقے ہیں جو متاخرین کے نزدیک ہیں یہاں پورا لفظ معانقہ لکھا جاتا ہے انکی تعداد اٹھارہ ہے۔ اور سورۃ المائدۃ ۔ ۲۶ کا معانقہ ہندپاک کی مصاحف میں نہیں ہے۔

تجوید کی اصطلاحات

اس مضمون میں تجوید کی جو اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں ان کی مختصر تعریفات حسب ذیل ہیں ۔

اظہار : حرف کا اپنے مخرج سے بغیر غنہ کے ادا ہونا۔

ادغام : حرف ساکن کو اس کے بعد والے حرف متحرک میں اسطرح داخل کرنا کے دوسرا حرف مشدد ہوجائے ۔

اقلاب : نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن میں بدلنا اور باء کو غنہ کے ساتھ چھپاتے ہوئے بغیر تشدید کے ادا کرنا۔

اخفاء حقیقی : نون ساکن یا تنوین کو اظہار اور ادغام کی درمیانی صفت سے ، غنہ کے ساتھ، بغیر تشدید کے ادا کرنا ۔

اخفاء شفوی : میم ساکن کو اظہار اور ادغام کی درمیانی صفت سے غنہ کا لحاظ کرتے ہوئے بغیر تشدید کے ادا کرنا ۔

غنہ : آواز کو ناک کے بانسہ سے نکالنا۔

ادغام صغیر : ساکن کا ادغام ، متحرک میں اس طرح کرنا کے دوسرا (یعنی متحرک حرف) مشدد ہوجائے ۔

ادغام کبیر : متحرک حرف کا متحرک حرف میں اس طرح ادغام ہو کہ دونوں ایک حرف ہوجایئں اور دوسرے حرف پر تشدید آجائے ۔

دو حروف میں تماثل : دو حرف مخرج صفات اور نام میں ایک جیسے ہوں ۔

دو حروف میں تقارب : دو حرف مخرج اور صفات کے لحاظ سے یا صرف مخرج یا صرف صفات کے اعتبار سے قریب ہوں۔

ادغام کامل : حرف مدغم کا ادغام اس طرح ہوتا ہے کہ مدغم ، مدغم فیہ میں ذات اور صفت کے اعتبار سے گھل مل جائے اور کچھ بھی باقی نہ رہے (جیسے چینی دودھ میں مل جاتی ہے) اس طرح کہ دوسرے حرف پر تشدید کامل ہوجائے ۔

ادغام ناقص : حرف مدغم ، مدغم فیہ میں گھل مل جاتے ہیں مگر اس کی کچھ صفات باقی رہتی ہیں ۔

مد بدل صغیر : جب دو ھمزہ ایک ساتھ ہوں تو دوسرے ھمزہ کو ساکن کرکے حرف مد بنا کر پہلے ھمزہ کی حرکت کی مناسبت سے بدلا جائے گا بشرطیکہ اسکے بعد کوئی ھمزہ نہ ہو۔

مد صلہ صغری : "ھاء ضمیر مفرد غائب پیش یا زیر والی ہو" اور دو متحرک کے درمیان آئے اور اس کے آگے ھمزہ اصلی نہ ہو اور اس پر وقف نہ کیا جائے ۔ برصغیر میں اس کو الٹا پیش بھی کہا جاتا ہے ۔

مد تمکین : دو یاء ہوں پہلی یاء مشدد زیر والی اور دوسری یاء حرف مدیہ ہو۔

ہمزہ مسہلہ : یہ ہمزہ محققہ (اصلی) اور الف کے درمیان سے ادا ہوتا ہے۔اس کا مخرج اقصی حلق اور جوف کے درمیان ہے۔

الف ممالہ : الف ممالہ ایک ایسا الف ہے جو کہ الف اور یاء مدیہ کے درمیان سے ادا ہوتا ہے

اشمام: ایسا وقف کے قاری بغیر آواز کے آخری حرف کو اس طریقہ پر ساکن کرے کہ دونوں ہونٹ گول ہو جائیں ۔

سکتہ: آواز کو کسی حرف ساکن پر اسطرح روکنا کہ آگے پڑھنے کی نیت بھی ہو اور سانس بھی نہ ٹوٹے

مشق کے لئے بطور نمونہ مصحف مدینہ اور مصحف مطبوعہ برصغیر کی آیات مندرجہ ذیل ہیں ۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ١ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ٣ مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ٤ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ٥ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ٧	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ١ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ ٢ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ ٣ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ ٤ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ ٥ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ ۵ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ع ٧

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ١
الٓمٓ ١ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَـٰبُ لَا
رَيۡبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلۡمُتَّقِينَ ٢
ٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَيۡبِ وَيُقِيمُونَ
ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَـٰهُمۡ يُنفِقُونَ
٣ وَٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ
إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ
وَبِٱلۡأَخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ٤
أُوْلَـٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمۡ ۖ
وَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ٥
إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ
ءَأَنذَرۡتَهُمۡ أَمۡ لَمۡ تُنذِرۡهُمۡ لَا
يُؤۡمِنُونَ ٦ خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
الٓمّٓ ۚ ١ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ ۖ
فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ ٢ الَّذِيۡنَ
يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ ٣
وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ
يُوۡقِنُوۡنَ ؕ ٤
اُولٰٓـئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۗ
وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ٥ اِنَّ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ
ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا

قُلُوبِهِمۡ وَعَلَىٰ سَمۡعِهِمۡۖ وَعَلَىٰٓ
أَبۡصَٰرِهِمۡ غِشَٰوَةٞۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
عَظِيمٞ ٧ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن
يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ
وَمَا هُم بِمُؤۡمِنِينَ ٨
يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ
وَمَا يَخۡدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمۡ وَمَا
يَشۡعُرُونَ ٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٞ
فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضٗاۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
أَلِيمُۢ بِمَا كَانُواْ يَكۡذِبُونَ ١٠
وَإِذَا قِيلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُواْ فِي
ٱلۡأَرۡضِ قَالُوٓاْ إِنَّمَا نَحۡنُ
مُصۡلِحُونَ ١١ أَلَآ إِنَّهُمۡ هُمُ

يُؤْمِنُوْنَ ٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۚ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٧ ع
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ ٨
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا
يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ ؕ ٩ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ؕ وَّلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ١٠
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى
الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ١١

ٱلۡمُفۡسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشۡعُرُونَ
١٢ وَإِذَا قِيلَ لَهُمۡ ءَامِنُواْ كَمَآ
ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓاْ أَنُؤۡمِنُ كَمَآ
ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُۗ أَلَآ إِنَّهُمۡ هُمُ
ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعۡلَمُونَ ١٣
وَإِذَا لَقُواْ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَالُوٓاْ
ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوۡاْ إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمۡ
قَالُوٓاْ إِنَّا مَعَكُمۡ إِنَّمَا نَحۡنُ
مُسۡتَهۡزِءُونَ ١٤ ٱللَّهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ
وَيَمُدُّهُمۡ فِي طُغۡيَٰنِهِمۡ يَعۡمَهُونَ
١٥ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ
ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلۡهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت
تِّجَٰرَتُهُمۡ وَمَا كَانُواْ مُهۡتَدِينَ

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا
يَشۡعُرُوۡنَ ١٢ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا
كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ
السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ١٣ وَاِذَا
لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا
خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ قَالُوۡۤا اِنَّا
مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ١٤ اَللّٰهُ
يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِىۡ
طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ١٥ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ
اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى ۖ فَمَا
رَبِحَتۡ تِّجَارَتُهُمۡ وَمَا كَانُوۡا

﴿١٦﴾ مَثَلُهُمۡ كَمَثَلِ ٱلَّذِى
ٱسۡتَوۡقَدَ نَارٗا فَلَمَّآ أَضَآءَتۡ مَا
حَوۡلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمۡ وَتَرَكَهُمۡ
فِى ظُلُمَٰتٖ لَّا يُبۡصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمُّۢ
بُكۡمٌ عُمۡىٞ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ ﴿١٨﴾
أَوۡ كَصَيِّبٖ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ
ظُلُمَٰتٞ وَرَعۡدٞ وَبَرۡقٞ يَجۡعَلُونَ
أَصَٰبِعَهُمۡ فِىٓ ءَاذَانِهِم مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ
حَذَرَ ٱلۡمَوۡتِۚ وَٱللَّهُ مُحِيطُۢ
بِٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ ٱلۡبَرۡقُ
يَخۡطَفُ أَبۡصَٰرَهُمۡۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ
لَهُم مَّشَوۡاْ فِيهِ وَإِذَآ أَظۡلَمَ عَلَيۡهِمۡ
قَامُواْۚ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ

مُهۡتَدِيۡنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمۡ كَمَثَلِ الَّذِى
اسۡتَوۡقَدَ نَارًاۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتۡ مَا
حَوۡلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوۡرِهِمۡ
وَتَرَكَهُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿١٧﴾
صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا
يَرۡجِعُوۡنَ ﴿١٨﴾ۙ اَوۡ كَصَيِّبٍ مِّنَ
السَّمَآءِ فِيۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌۚ
يَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ
الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِؕ وَاللّٰهُ مُحِيۡطٌۢ
بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الۡبَرۡقُ يَخۡطَفُ
اَبۡصَارَهُمۡؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمۡ مَّشَوۡا
فِيۡهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظۡلَمَ عَلَيۡهِمۡ قَامُوۡا ؕ وَلَوۡ

بِسَمۡعِهِمۡ وَأَبۡصَٰرِهِمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ٢٠ يَٰٓأَيُّهَا
ٱلنَّاسُ ٱعۡبُدُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي
خَلَقَكُمۡ وَٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ
تَتَّقُونَ ٢١ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
ٱلۡأَرۡضَ فِرَٰشٗا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءٗ
وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَخۡرَجَ
بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزۡقٗا لَّكُمۡۖ فَلَا
تَجۡعَلُواْ لِلَّهِ أَندَادٗا وَأَنتُمۡ
تَعۡلَمُونَ ٢٢ وَإِن كُنتُمۡ فِي
رَيۡبٖ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلَىٰ عَبۡدِنَا فَأۡتُواْ
بِسُورَةٖ مِّن مِّثۡلِهِۦ وَٱدۡعُواْ
شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن

شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ
وَاَبۡصَارِهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ
قَدِيۡرٌ ٢٠ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا
رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ ٢١ الَّذِىۡ
جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنۡزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ
اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ٢٢ وَاِنۡ
كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى
عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۖ

كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن لَّمْ
تَفْعَلُوا۟ وَلَن تَفْعَلُوا۟ فَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ
ٱلَّتِى وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ ۖ
أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟
ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى
مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا۟
مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا۟ هَٰذَا
ٱلَّذِى رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا۟ بِهِۦ
مُتَشَٰبِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَآ أَزْوَٰجٌ
مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ
﴿٢٥﴾

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ
قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ؕ
وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾